بیوی کو چھونے یا اس کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor:12544

تاریخ اجراء: 22 ربیع الثانی 1444ھ/18 نومبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اپنی بیوی کو چھونے یا اس کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیوی کو چھونے یا اس کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا چاہے، یہ چھونا یا بوسہ لینا شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے، ہاں اگر چھونے یا بوسہ لینے سے مذی نکل آئی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر شہوت کے ساتھ منی نکلی تو غسل لازم ہو گا۔

عورت کو چھونا وضو کو نہیں توڑتا خواہ شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے، جیسا کہ البحر الرائق میں ہے: ”مس بشرۃ المراۃ لا ینقض الوضوء مطلقا سواء کان بشھوۃ او لا“ یعنی عورت کے جسم کو چھونا مطلقاً وضو کو نہیں توڑتا خواہ شہوت کے ساتھ چھوا ہو یا بغیر شہوت کے۔ (البحر الرائق، جلد1، صفحہ 85، مطبوعہ: کوئٹہ)

نہایۃ المراد میں ہے: ”لا ینتقض الوضوء بمس المراۃ بشھوۃ“ یعنی شہوت کے ساتھ عورت کو چھونے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (نہایۃ المراد۔ملتقطا، صفحہ 175، مطبوعہ: دمشق)

بوسہ لینے سے بھی وضو لازم نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق مبسوط سرخسی میں ہے: ”لا یجب الوضوء من القبلۃ ومس المراۃ بشھوۃ او غیر شھوۃ“ یعنی بوسہ لینے اور عورت کو چھونے سے وضو واجب نہیں شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے۔ (المبسوط لسرخسی، جلد1، س ز صفحہ 185، مطبوعہ: بیروت)

امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”لان المس لیس بحدث بنفسہ ولا سبب لوجود الحدث غالبا فاشبہ مس الرجل الرجل والمراۃ المراۃ ولان

مس احد الزوجين صاحبه مما يكثر وجوده فلو جعل حدثا لوقع الناس فی الحرج ‘‘یعنی اس وجہ سے کہ چھونا بذاتِ خود حدث نہیں اور نہ ہی غالباً وجودِ حدث کا سبب ہے، تو یہ مرد کے مرد کو چھونے اور عورت کے عورت کو چھونے کے مشابہ ہے اور اس وجہ سے کہ میاں بیوی میں سے کسی کا دوسرے کو چھونا ان چیزوں میں سے ہے جن کا وقوع کثیر ہے، تو اگر اس کو حدث قرار دے دیا جائے، تو لوگ حرج میں واقع ہو جائیں گے۔ (بدائع الصنائع، جلد1، صفحہ121، مطبوعہ: القاھرۃ)

مذی نکلنے سے وضو کا حکم بیان کرتے ہوئے علامہ ابنِ نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ’’اجمع العلماء انه لا يجب الغسل بخروج المذی والودی کذافی شرح المھذب واذا لم یجب بھما الغسل وجب بھما الوضوء‘‘ یعنی علما کا اجماع ہے کہ مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا ایسا ہی شرح مھذب میں ہے اور جب ان دونوں سے غسل واجب نہیں ہوتا، تو ان سے وضو واجب ہو گا۔ (البحر الرائق، جلد1، صفحہ115، مطبوعہ: کوئٹہ)

شہوت کے ساتھ منی نکلنے سے غسل لازم ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق بہارِ شریعت میں ہے: ’’منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا سببِ فرضیتِ غسل ہے۔‘‘ (بہار شریعت، جلد01، صفحہ321، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net